سفر حج و زیارت کے واردات

از مولانا قاضی عبد الکریم صاحب کلاچی

★

پچھلے سال سفر مقدس کے دوران کچھ تک بندی ہوگئی تھی۔ کتنا مبارک تھا وہ دن، اور کتنا کیف آور ہے آج اس کا تصور، آج انہیں گنگناتا ہوا غم غلط کرتا رہا۔

——— بدر کی ایمان افروز زمین اور مدینہ منورہ زادہا کے درمیان ———

مدینے کا رستہ پیارا پیارا — شہنشاہ کونین دل کا سہارا
فلک جس کے آگے ہے نیچا زمیں سے — وہ رستہ مدینے کا سب سے دلارا
ملائک ہیں کہتے مبارک ہو تم کو — ندیم آج چمکا ہے تیرا ستارا
حبیب خدا کی سلامی حضوری — کہاں سے تو لایا مقدر کا تارا
کہا میں نے میں ہوں گناہ مجسم — خدا یاد بندوں نے بیڑا ہے تارا

——— ریاض الجنۃ میں روضۂ اقدس پر نظریں جمانا ہوا ———

زبخت یاور خود بار دارم — کہ دیدہ بر در دلدار دارم
گلا ہے بر زبان خویش باشم — کہ بر لبہا سلام یار دارم
ہوا بشں را کہ نتوانم شنیدن — ز دست معصیتہا خوار و زارم
سلامٌ قل بچو ریش گفت ظاہر — بدل زیں باور سے گلزار دارم

——— آخری ایام میں بیت اللہ کو دیکھتے ہوئے ———

قسم ہے تجھ کو یارب اپنے گھر کی — ندیم خستہ کو اپنا بنا لو
یہ در در ٹھوکریں کھاتا رہا ہے — اسے اب غیر سے یارب چھڑا لو
دعا ہے تجھ سے اب اس روسیاہ کی — اسے محبوب حق سے پھر ملا لو

★

الحمد للہ کہ اس کے دوسرے دن حج کے بعد دوبارہ مدینہ طیبہ جانے کی اجازت مل گئی۔ والحمد للہ اولاً و آخراً و ظاهراً و باطنا وارزقناه الف الف مرة بالايمان والادب۔